رسائل کی ترسیل بطور ہدیہ یا معمولی قیمت پر فروخت، لوگوں سے سوالات وصول کر کے جواب دینا، علماء کی طرف رجوع، تربیتی پروگرام، تبلیغی اشتہارات، کاروباری لوگوں سے رابطہ کر کے کیلنڈر، کاپیوں، کتابوں، سکول بیگ وغیرہ پر نصیحت آموز باتیں لکھنا۔

اسلامی سمعی وسائل: MP3 کے ذریعے تبلیغی تقاریر اور اسلامی نظمیں عام ہو رہی ہیں۔

خاص مواقع پر جلسے اور کیمپ لگانا: جیسے محرم، ربیع الاول، شعبان، رمضان وغیرہ

فلاحی اور خیراتی اسلامی تنظیمیں: خدمت انسانی کے ذریعے لوگوں سے رابطہ، FIF اس کی زندہ مثال ہے۔

دعوتی قافلوں کا اہتمام: گاڑی میں سامعین کو لے جا کر چوک، سیر گاہ اور پارک میں خطاب کرنا۔

مناظرہ: بات چیت، مباہلہ، ڈرامے، تصویریں

انبیاء کرام، صحابہ وغیرہ کی نقل اتارنا اور تصویر بنانے سے اجتناب لازمی ہے۔ كثرةُ المساسِ تُذهبُ الإحساسَ ڈرامے ان کی توہین کا ذریعہ بنتے ہیں۔ ڈنمارک میں شائع شدہ توہین آمیز خاکوں کی اشاعت پر علماء اسلام نے اس فتویٰ پر اتفاق کیا کہ کسی بھی نبی کا خاکہ نہیں بنانا چاہیے۔

اصلاح معاشرہ وغیرہ کے ڈرامے اچھے نتائج پیدا کرتے ہیں۔ مباہلہ دعوت دین کا آخری مرحلہ ہے۔ شگر میں سیرت کانفرنس کے دوران اپو چوتقی نے کہا: ماتم ائمہ نے کیا ہو تو ہم...... ورنہ تم... حرام۔ لڑائی کی نوبت آئی۔ مولانا عبدالباقیؒ نے فوراً سٹیج سنبھال کر معاملے کو الجھنے سے بچایا اور مذاق میں ٹال دیا۔

نصرانی لوگ قصص انبیاء کے ڈرامے بناتے ہیں، ایرانی لوگ واقعہ کربلا کے ڈرامے بناتے ہیں، جن میں تاریخی حقائق کو مسخ کیا جاتا ہے۔

سوال: وسائل دعوت میں سے بہتر ذریعہ کیا ہے؟

جواب: الكلمة الطيبة آیات، احادیث بیان کر کے ترجمہ کرنا اور ان سے مسائل کا استنباط کرنا۔ کلام الٰہی قوی ترین دلیل ہے، پھر احادیث نبویہ، پھر سیر صحابہ کا بیان، قصص انبیاء، پھر سلف صالحینؒ کے واقعات بیان کر کے ماضی کو زمانہ حال سے جوڑنا۔ (جاری)

دین حنیف

الشیخ عبدالقادر رحمانی

سبیل رسالت مآب ﷺ

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿قُلْ هَـٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝﴾ [یوسف ۱۰۸] ''فرمایئے یہی میرا راستہ ہے جس پر میں بصیرت اور علمی رسوخ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیا کرتا ہوں، اور میرے پیروکار بھی اسی کی دعوت دیتے ہیں، اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں شامل نہیں ہوں۔''

حاملین کتاب وسنت کا شرف ہے کہ علاقائیت، شخصیات اور فرقہ واریت کے تعصب سے بالاتر ہو کر اقوام عالم کو اتفاق واتحاد کا جامع فارمولا پیش کرتے ہیں۔ کمزوری دعوت پیش کرنے والوں میں ہوسکتی ہے، لیکن اس راستے پر بالکل حفاظت کی گارنٹی ہے۔ میرے پیش رو نے اخلاص نیت پر خوب زور دیا ہے۔ امام بخاری کا انداز تعلیم دیکھیں کہ نیک نیتی کی تلقین کے لیے اپنی شہرہ آفاق کتاب کی تصنیف کا آغاز ''إنما الأعمالُ بالنیات'' [متفق علیہ] سے کیا، تاکہ اس کتاب کو پڑھنے والے دین کا علم نیک نیتی سے حاصل کریں۔ اس کے بغیر داعی مخلص نہیں بن سکتا۔ صاحب اخلاص کو ہی اللہ پاک کی نصرت حاصل ہوگی۔

سالم بن عبداللہ بن عمرؓ طوافِ کعبہ کے لیے تشریف لے گئے، خلیفہ وقت ہشام بن عبدالملک بھی ملنے گیا۔ ساتھ بیٹھ کر کہا: کوئی ضرورت ہو مجھے بیان کیجیے۔ سالم نے کہا: اللہ پاک کے گھر میں مخلوق سے مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔ باہر نکلے تو خلیفہ نے اپنی پیشکش دہرائی۔ سالم نے کہا: کیا مانگوں... دین یا دنیا؟ کہا: میرے پاس دنیا ہی ہے۔ فرمایا: دنیا تو میں نے ساری دنیا کے مالک سے نہیں مانگی۔ اخلاصِ علماء نے بادشاہوں کو سرنگوں کر دیا۔

حسن بصریؒ نے حجاج بن یوسف کے سامنے کلمہ حق بلند کیا۔ حجاج نے آپ کو گرفتار کے لیے مسجد میں پولیس بھیج دی۔ تاریخ شاہد ہے کہ پولیس کو وہ نظر نہ آئے۔ حجاج نے کہا: تمہاری آنکھوں پر پردہ پڑا ہے؟ وہ مسجد میں موجود ہے۔

شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلامؒ شجاعت کی زندہ مثال تھے۔ عزالدینؒ نے خلیفہ کا گریبان پکڑ کر کہا: تجھے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی حفاظت اور احکام الٰہیہ نافذ کرنے کے لیے حکومت عطا کی تھی، لیکن شراب کی دوکانیں کھلی ہیں، لوگ خراب ہو رہے ہیں۔ ایک درویش' بادشاہ وقت کو جھنجھوڑ رہا تھا۔ بادشاہ نے کہا: دوکانیں میرے باپ کے

زمانے سے کھلی تھیں۔ شیخ نے کہا: تم کہتے ہو: ﴿انَّا وجدنا اٰبآءَ نا علی اُمَّةٍ وَّانَّا علیٰ اٰثارھم مُّقتدُون ○﴾؟ [الزخرف ۲۳] بادشاہ نے آرڈر جاری کیا: شراب کی دوکانیں فورا بند کرائی جائیں۔

باجیؒ کہتا ہے: عزالدینؒ نے خلیفہ ناصر کا گریبان پکڑ کر ہلایا تھا۔ اسے بعد میں کہا گیا: تو خلیفہ کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہوئے ڈرا نہیں؟ انہوں نے کہا: جب میں اسے عیاشی سے روکتا تھا تو اس وقت میرے سامنے خلیفہ کی حیثیت بلی سے زیادہ نہ تھی۔ اس وقت غلاموں کی حکومت تھی۔ کہا: جب تک انہیں آزاد نہ کرایا جائے ان کی حکومت جائز نہیں۔ نائب سلطنت تلوار لے کر گھر پر آیا۔ انہوں نے بیٹے سے کہا: تمہارے باپ کی وہ شان نہیں ہوگی کہ اسے شہادت ملے۔ وہ بے دھڑک دروازے پر گئے، تو اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی اور معافی مانگنے لگا۔

آج دعوت کے میدان میں ہمیں موقع ملا ہے۔ ہمارا منہج کتاب وسنت پر امت اسلامیہ کو جمع کرنا ہے۔ اس صاف ستھری دعوت کو تعلیم یافتہ بندہ آسانی سے قبول کرتا ہے۔ آج سیاست دانوں کی طرف دعوت دی جارہی ہے، جو اپنی پارٹی کو تقویت دینے میں بے تاب ہیں۔ جب وہ مر جاتے ہیں تو انہیں "شہید" کہا جاتا ہے۔ اس دور میں کتاب وسنت کی دعوت کے سامنے کوئی دعوت ٹھہر نہیں سکتی۔

امام احمد بن حنبلؒ کا جذبہ دعوت دیکھو، فتنہ خلق قرآن میں ان کے کردار پر امام علی بن المدینیؒ کہتے ہیں: أيد الله هذا الدين برجلين لا ثالث لهما: أبوبكر يوم الردة وأحمد يوم المحنة [مقدمة طبقات الحنابلة] مامون الرشید اور واثق باللہ کی سختی کے آگے امام احمدؒ نے کمزوری نہیں دکھائی۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں: امام احمدؒ کو جس طرح کوڑے مارے گئے؛ ایک ہاتھی بھی اسے برداشت نہ کرسکتا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے استقامت کی بدولت دنیا وآخرت میں عزت بخشی۔ جنازے میں آٹھ لاکھ مرد اور پچاس ہزار خواتین نے شرکت کی۔ ایک بندے کی استقامت دیکھ کر دوسروں کو رہنمائی ملتی ہے۔

سعید بن المنذرؒ نے اندلس کے خلیفہ عبدالرحمن ناصر کی فضول خرچی پر اسے ٹوکا، انہیں آخرت کی یاد دلائی۔ آخر کار خلیفہ نے مجبور ہوکر مجسمے تڑوا دیے۔

امام ابن تیمیہؒ کی دعوت دیکھو۔ آج سنگین حالات کا حوالہ دیکھ کر منہ بند رکھنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ ہمارے اسلاف کے بے شمار واقعات ہیں۔ کیا ہمارا زمانہ احقاق حق کا دور نہیں ہے؟ ہم سب ذمہ دار ہیں۔ تم نے اپنے دور میں بے راہروی کو روکنے کے لیے کیا کردار ادا کیا؟